www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تنقید

عبدالرحمن عزیز

شاہِ اَربل کا تحفہ ...... عید میلاد النبی ﷺ

ماہِ ربیع الاول میں اکثر لوگ نبی کریم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے سلسلہ میں محافل و جلوس کا انعقاد کرتے ہیں اور آپ ﷺ کے ورودِ مسعود پر اظہارِ مسرت کرنے اور اس دن اذکار و استغفار، صدقہ و خیرات، خوب چراغاں کرنے اور بہترین کھانا پکانے کو باعثِ برکت اور اجر و ثواب تصور کرتے ہیں...... اس میں کوئی شک نہیں کہ امامِ اعظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تمام مخلوقات سے افضل و اعلیٰ سیدِ وُلد آدم اور خاتم النبیین اور ہے بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر، ہیں لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا ان محافل و جلوس کا انعقاد و اہتمام اظہارِ تشکر کی بنا پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیا ہے؟ یا تابعین، تبع تابعین سے ان محافل کے انتظام و انصرام اور ان محافل میں شمولیت کا کوئی ثبوت ملتا ہے ؟؟

کیونکہ یہی لوگ محبتِ رسول ﷺ اور اتباعِ رسول ﷺ میں تمام لوگوں سے زیادہ بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے اور مشتاق تھے۔ اگر ان لوگوں سے اس امر کا کوئی ثبوت نہیں ملتا تو پھر کیا حق حاصل ہے کہ ہم ان کے کردار و فرامین سے روگردانی کرکے ایسی محافل منعقد کریں جس کے انعقاد و شمولیت سے ان حضرات نے سختی سے منع کیا ہو۔ پھر ولادتِ باسعادت کے دن اظہارِ مسرت کا نام محبتِ رسول ﷺ نہیں بلکہ محبتِ رسولؐ، اتباعِ رسولؐ میں ہے جیسا کہ آپ ﷺ کے فرامینِ ذیل سے ظاہر ہے:

(۱) من أحبّ سنتي فقد أحبني "جس نے میری سنت سے محبت کی گویا اس نے مجھ سے محبت کی" (ترمذی عن انس، بحوالہ مشکوٰۃ مطبوعہ کراچی ۱/۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنہ)

(۲) عليكم بسنتي و سنة الخلفاء الراشدين المهديين "تمہارے لئے میری سنت اور میرے خلفاء راشدین کے طریقے پر چلنا ضروری ہے۔ (احمد، ابوداؤد، بحوالہ مشکوٰۃ ص ۱/۳۰)

(۳) تركت فيكم أمرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما كتاب الله و سنة رسوله "میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم نے انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو تم کبھی گمراہ نہ ہوگے...... کتاب اللہ اور اس کے رسول کی سنت" (رواہ فی الموطأ بحوالہ مشکوٰۃ ۱/۳۱) وغیرہ

جب خیر القرون (دورِ نبویؐ، دور خلفاء راشدین و صحابہ و تابعین وادوارِ ائمہ اربعہ و محدثین) میں ان محافل کے انعقاد کا وجود ہی ناپید ہے تو یہ محفل کیونکر شروع ہوئی؟ اور ان کا موجد کون ہے...... اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت کو سمجھنے کیلئے درج ذیل سطور کا بغور مطالعہ فرمائیں آپ پر حقیقت واضح ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ صمیم قلب سے دعا ہے کہ اللہ کریم جملہ مسلمانوں کو حق سمجھنے اور حق پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے...... آمین!

(۱) تاریخی شہادت

کتبِ تاریخ وسیَر کی ورق گردانی سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ محفل میلاد نبی ﷺ کے چھ سو سال بعد ایجاد ہوئی۔ صحابہ کرام، تابعین عظام اور ائمہ دین کے دور میں بالکل ہی ناپید ہے۔ چنانچہ تاریخ کی معتبر کتاب ابن خلکان میں اس کی شہادت موجود ہے کہ ۵۸۶ھ میں سلطان صلاح الدین نے ابو سعید کوکبوری ملقب بہ ملک المعظم مظفر الدین المتوفی ۶۳۰ھ کو شہر اربل کا گورنر مقرر کیا۔ یہ گورنر نہایت مسرف، بے دین اور عیاش تھا۔ محفل میلاد سب سے پہلے اس نے ایجاد کی جو آج بھی دنیا کے اکثر حصوں میں مروّج ہے۔

تاریخ ابن خلکان میں اس محفل کا تذکرہ بڑی شرح وبسط سے بیان کیا گیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ''شاہِ اربل سعادت سے کوسوں دور اور شقاوت سے بھرپور تھا، فسق وفجور کا بازار گرم رکھتا تھا اور مجلس میلاد کو ہر سال نہایت شان وشوکت سے مناتا تھا۔ جب شہر اربل کے قرب وجوار میں یہ خبر پھیلی کہ شاہِ اربل نے ایک مجلس قائم کی ہے جس کو وہ بڑی عقیدت مندی سے سرانجام دیتا ہے تو بغداد، موصل، جزیرہ، نہاوند اور دیگر بلادِ عجم سے گویے، شعراء، واعظ، بادشاہ کو خوش کرنے کے لئے آلاتِ لہو ولعب کے ہمراہ ماہِ محرم الحرام سے ہی شہر اربل میں آجاتے۔ قلعہ کے نزدیک ایک ناچ گھر تعمیر کیا گیا تھا، جس میں کثرت سے قبے اور خیمے تھے۔ شاہ اربل بھی ان خیموں میں آتا، گانا سنتا اور کبھی کبھی مست ہو کر ان گویوں بھانڈوں کے ساتھ رقص کرتا (مرأۃ الزمان از ابن الجوزی)

ماہِ صفر سے ہی مجلس مولود کی تیاریاں شروع ہو جاتیں اور ماہِ ربیع الاول کو مولود منایا جاتا اور شاہی قلعہ سے اونٹ، گائے، بکریاں، ناچ گھر کے مذبح میں اس قدر ذبح کی جاتیں کہ الامان والحفیظ!!

جب اس محفل کا چرچا ہر طرف پھیل گیا تو "الناس علی دین ملوکھم" کے تحت بہت سے جاہل لوگ اس کے خوشامدی بن گئے اور ابن دحیہ جیسے ایک طالبِ دنیا نے اس کی تائید میں ایک رسالہ التنویر في مولد السراج المنیر لکھ کر شاہِ اربل سے ایک ہزار اشرفی انعام حاصل کیا۔ (تفصیل کے لئے: تاریخ ابن خلکان ص۴۳۶، جلد اول) سچ ہے، هل أفسد الدین إلا الملوك، وأحبار سوء ورھبانھا، یعنی بادشاہ، علمائے سوء اور صوفیاء ہی وہ تین طبقے ہیں جنھوں نے دین کو بگاڑا ہے۔

(فرمان حضرت عبداللہ بن مبارکؒ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ اربل کا یہ گراں قدر تحفہ تھا جس کو نام نہاد مسلمانوں نے شرعی مقام عنایت فرمادیا اور ہر سال اس بدعت کی ترویج میں لاکھوں درہم ودینار خرچ کرنے کو سعادتِ عظمیٰ سمجھا۔

(۲) ابن دحیہ کے متعلق ائمہ دین کے ارشادات

آیئے شاہِ اربل کے اس گرانقدر تحفے کو شرعی مقام دینے والے ابن دحیہ کے متعلق ائمہ دین اور محدثین کے ارشادات ملاحظہ فرمائیں:

(۱) ابن دحیہ نہایت متکبر، گستاخ، ائمہ دین اور محدثین پر سب وشتم کرنے والا اور ان کی عیب جوئی میں بڑا بے باک تھا، (لسان المیزان: ص ۲۹۲، جلد ۴)

(۲) امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ إن أبا الخطاب ابن دحية يفعل ذلك كأنه النبي، وضع الحديث في قصر المغرب (تدریب شرح تقریب ۱/۲۸۶) "ابن دحیہ بڑا وضاع الحدیث تھا، مولود کے متعلق جھوٹی روایات بنا کر لوگوں کو سناتا۔"

(۳) قاضی واصلؒ فرماتے ہیں کہ ابن دحیہ حدیث بیان کرنے میں بے تکی اور اٹکل پچو سے کام لیتا تھا (لسان ص ۲۹۲/۴)

(۴) امام ابن نقطہ فرماتے ہیں کہ أنه كان يدّعى أشياء لاحقيقة لها (لسان المیزان ص ۲۹۳/۴) یعنی "وہ ایسی چیزوں کا دعویدار تھا جن کی کوئی حقیقت نہ تھی۔"

(۵) ابن عساکر فرماتے ہیں کہ "ابن دحیہ حدیثِ نبویؐ بیان کرنے میں کذب بیانی سے کام لیتا اور بے اصل بات کہنے میں بے باک تھا" (لسان المیزان ص ۲۹۷/۴)

(۶) علامہ ابن حجرؒ نے لسان المیزان ص ۲۹۶/۴ پر ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ:

> امام علی بن حسین اصبہانیؒ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ابن دحیہ کا ہمارے شہر سے گزر ہوا اس نے اپنے آپ کو بڑا محدث، فقیہ، ادیب، مفسر اور متقی پرہیزگار ظاہر کیا اور میرے والد نے ان کی خوب تواضع کی۔ اتنے میں ابن دحیہ نے ایک مصلّٰی نکالا اور اس جائے نماز کو چوم کر حلفاً فرمایا کہ خدا کی قسم اس مصلّٰی پر میں بیت اللہ شریف میں ایک ہزار سے زائد نفل نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھ چکا ہوں اور ربارہا اس مصلّٰی پر بیٹھ کر میں نے قرآن مجید ختم کیا ہے۔"...... والد صاحب نے وہ مصلّٰی ابن دحیہ سے خرید لیا، اسی دن اصبہان سے عصر کے بعد ایک شخص والد صاحب کے پاس آیا، اتفاقاً ابن دحیہ کا ذکر بھی آگیا تو نووارد نے کہا کہ "کل ابن دحیہ نے بڑا قیمتی مصلّٰی خریدا ہے۔" والد صاحب نے وہی مصلّٰی پیش کر دیا جس کے متعلق ابن دحیہ نے حلفاً کہا تھا کہ "میں نے اس مصلّٰی پر ایک ہزار رکعت اور بارہا قرآنِ مجید بیت اللہ میں بیٹھ کر ختم کیا ہے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شخص نے دیکھتے ہی کہا کہ ”خدا کی قسم یہ وہی جائے نماز ہے جس کو ابن دحیہ نے خریدا تھا“...... والد صاحب یہ سن کر خاموش ہوگئے اور اس کی یہ چالاکی اور کذب بیانی دیکھ کر دنگ رہ گئے اور ابن دحیہ کو اپنی نظروں سے گرا دیا۔“ (لسان المیزان: ص۲۹۶ جلد ۴)

اب یہ بات واضح ہوگئی کہ عید میلاد کے جواز کا فتویٰ دینے والا، پیٹ پرست، خوشامدی، کذاب، وضاع الحدیث تھا۔ کیا ایسے دروغ گو، ہرزہ سرا، اور یاوہ گو شخص کا فتویٰ قابل حجت اور قابل سند بن سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ؎ خلاف پیغمبر کسے راہ گزید ...... ہرگز بمنزل نخواہد رسید

(۱) امام ابن حجر عسقلانیؒ رقم فرماتے ہیں کہ

إن أصل المولد بدعة لم ینقل أحد من السلف الصالح فی قرون الثلاثة

”محفل میلاد بدعت ہے۔ جس کا ثبوت صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین سے نہیں ملتا۔“

(۲) قال عبدالرحمن المغربي عن الحنفية فی فتاواہ إن أصل المولود بدعة لم یفعله رسول الله ﷺ والخلفاء والائمة (فتاویٰ عبدالرحمٰن مغربی)

”علامہ عبدالرحمٰن حنفیؒ اپنے فتاویٰ میں رقمطراز ہیں کہ محفل میلاد بدعت ہے نہ اس کا نبی ﷺ نے حکم فرمایا اور نہ خود کیا۔ اور نہ ہی صحابہ کرامؓ اور ائمہ دین نے اس طرف توجہ دی، اور نہ ہی کسی کو کرنے کی اجازت دی“ ؎ ”جن پہ تکیہ تھا، وہی پتے ہوا دینے لگے“

(۳) ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبدالمجید مالکیؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ ما یهتم لعمل المولد فی الربیع الاول بدعة فیلیق أن ینکر مایهتم به (تکملة التفسیر لابن القاسم عبدالرحمٰن مالکیؒ)

”جو مجلس میلاد ربیع الاول کے مہینہ میں رچائی جاتی ہے، یہ بدعت ہے، اس لئے ضروری ہے کہ ایسی محفلوں پر نکیر (مخالفت) کی جائے“

(۴) علامہ شرف الدین احمد حنبلیؒ فرماتے ہیں کہ:

إن ما یعمل بعض الأمراء فی کل سنة احتفالا لمولدہ ﷺ مع اشتماله علی التکلفات الشیعة بنفسه بدعة أحدثه من یتبع هواہ ولایعلم ما أمرہ صاحب الشریعة ونهاہ (القول المُعتمَد)

”بعض امراء ہر سال آپ ﷺ کے ذکرِ ولادت سے متعلق جو محافل قائم کرتے ہیں وہ بہت سے ناشائستہ تکلفات کے علاوہ فی نفسہٖ بدعت ہے۔ اس محفل کے موجد، خواہشات نفسانیہ کے پیروکار تھے، انہیں کوئی علم نہیں کہ صاحب شریعت نے کس چیز کا حکم دیا اور کس چیز سے روکا ہے“

(۵) علامہ ابن الحاج مالکیؒ نے اپنی مایہ ناز کتاب مدخل میں اس کو بدعت لکھا ہے اور اس کے جملہ امور کو خلاف شرع گردانا ہے (مدخل)

(۶) علامہ علاؤالدین شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ”محفل میلاد بدعت ہے۔“ (شرح البعث والنشور)

(۷) علامہ تاج الدینؒ فرماتے ہیں کہ ”مجھے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں اس کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق کوئی دلیل نہیں ملی۔ صحابہ کرامؓ اور ائمہ اسلام سے بھی اس کے متعلق جواز کا فتویٰ منقول نہیں بلکہ یہ ایک بدعت ہے جس کو شکم پرور نفس پرست لوگوں نے ایجاد کیا ہے۔ (تفصیل کے لئے فتاویٰ سیوطی ص ۳۹۴ تا ۳۹۶ کا مطالعہ مفید رہے گا)

(۸) علامہ محمد بن ابی بکرؒ مخزومی کتاب البدع والحوادث میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

فمن المنكرات القبيحات والمكروهات الفضيحات في هذه الأعصار ما يعمل لمولد النبي ﷺ "تمام برائیوں اور گمراہیوں سے بڑھ کر برائی اور گمراہی فی زمانہ مجلس میلاد کا قیام ہے اور سابقہ امتوں کی تباہی بدعتوں کی وجہ سے ہی ہوئی" (کتاب البدعؒ والحوادث)

(۹) امام نصیر الدین شافعیؒ سے محفل میلاد کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ: اس کا کرنا سلف صالحین سے منقول نہیں بلکہ یہ ایک مجلس عہدِ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے بعد برے زمانہ میں رائج ہوئی۔ جو کام انہوں نے نہیں کیا، ہمیں اس کام کو کر کے بدعتی بننے کی کیا ضرورت ہے (کتاب شرع الہیہ)

حاملین مذاہب اربعہ اور دیگر اَسلاف کے ارشادات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جو کام عہدِ صحابہؓ، تابعینؒ اور ائمہ دین میں ناپید و مفقود ہو، اس کو ایجاد کرنا اور فروغ دینا بدعت ہے اور ایسے کام کرنے والے کا کوئی بھی عمل بارگاہِ ایزدی میں مقبول نہیں اور ایسے شخص کو حوضِ کوثر سے بھی محرومی ہوگی اور سیدُالانبیاء ﷺ کی زبانِ مبارک سے، "سُحقا سُحقا لمن غير بعدي"...... کی صدا آئے گی کہ "دین میں نئے اُمور کو فروغ دینے والوں کیلئے جہنم ہے، ان کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔"

محترم قارئین! عید میلاد النبیؐ میں بھرپور حصہ لینے اور مال و دولت کو ضائع کرنے کا نام حبِ رسولؐ نہیں بلکہ اس میں امامِ کائنات ﷺ کیساتھ مذاق ہے۔ اگر اس دن کو منانا جائز ہوتا تو صحابہ کرامؓ جیسی جانثار جماعت اس سعادت سے محروم نہ رہتی، تابعین اور تبع تابعین اس نیکی سے محروم نہ رہتے جن کی زندگیاں نبی علیہ السلام کے ایمان پر بسر ہوئیں مگر انہوں نے ہر اس کام سے گریز کیا جس پر ہادیٔ برحق ﷺ کی مہر نہ تھی ۔ لو كان حبك صادقا لأطعته...... إن المحب لمن يحب مطيع

"اگر تیری محبت سچی ہوتی تو اپنے محبوب کی تو اطاعت کرتا کیونکہ محبت کرنے والا تو اپنے محبوب کا مطیع و فرماں بردار ہوتا ہے۔"

(۴) حدیثِ نبویؐ میں تین اشخاص کا واقعہ

تین شخص پیغمبر اعظم ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس آئے اور انہوں نے نبی ﷺ کی عبادت کے متعلق دریافت کیا۔ جب ان کو نبی ﷺ کی عبادت کی کیفیت بتائی گئی تو انہوں نے اپنے خیال میں اس عبادت کو حقیر تصور کیا اور تینوں نے علی الترتیب یہ بیان دیا کہ:

(۱) میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا اور ناغہ نہیں کروں گا،

(۲) میں تمام رات عبادت کروں گا اور سویا نہیں کروں گا،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) میں شادی نہیں کروں گا کیونکہ اہل وعیال عبادت میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔

جب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے تو یہ گفتگو سنائی گئی تو آپؐ نے ان کو تنبیہ کی اور فرمایا: "میں تم سب سے زیادہ پرہیز گار ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں، رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور نیند بھی کرتا ہوں، شادیاں بھی کی ہیں لیکن یاد رکھو" فمن رغب عن سنتي فليس مني" (متفق علیہ) "جس شخص نے میرے طریقے سے روگردانی کی، اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں" (مشکوٰۃ، باب الاعتصام بالکتاب والسنہ، ۲۷/۱ مطبوعہ کراچی)

(۵) واقعہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

اسی طرح مشکوٰۃ کتاب الجہاد میں حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کا واقعہ مذکور ہے کہ "اُن کو فوج کے ہمراہ ایک مہم پر جانے کا حکم ہوا۔ انہوں نے سوچا کہ دشمن سے جنگ پیش آنے والی ہے اور ممکن ہے کہ نبی اکرم کی اقتداء میں دوبارہ نماز پڑھنے کا موقع نصیب نہ ہو چنانچہ پیغمبر اسلام ﷺ کی اقتدا میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کی نیت سے حضرت عبداللہؓ نے فوج کو علی الصبح روانہ کر دیا اور خود کچھ دیر کے لئے ٹھہر گئے۔ جمعہ سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے حضرت عبداللہؓ کو دیکھ کر فرمایا: عبداللہؓ تو نے فلاں فوج کے ساتھ جانا تھا، یہاں ٹھہرنے کا کیا مقصد؟ تو حضرت عبداللہؓ نے عرض کی کہ آپؐ کی اقتداء میں جمعہ پڑھنے کے شوق سے رہ گیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عبداللہؓ اپنے خیال اور مرضی سے کی ہوئی نیکی بارگاہِ ایزدی میں مقبول نہیں بلکہ عمل کی مقبولیت اور قربِ الٰہی میری اتباع پر منحصر ہے۔" لو أنفقت ما في الأرض جميعا ما أدركت فضل غدوتهم" (ترمذی، مشکوٰۃ، باب آداب السفر)

"اگر روئے زمین کی تمام دولت تیرے قبضہ میں آجائے اور تو اس کو راہِ خدا میں صرف کر دے
پھر بھی تو ان لوگوں کے اجر و ثواب اور مرتبہ کو نہیں پاسکتا جو میرا فرمان سن کر صبح کو روانہ ہو چکے ہیں"

غور فرمائیں، نمازِ جمعہ کی ادائیگی سے ہفتہ عشرہ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور پھر مسجد نبویؐ میں ایک جمعہ ادا کرنے سے ایک ہزار جمعوں کے برابر ثواب ملتا ہے اور پھر نبی علیہ السلام کی اقتدا میں تو نور علی نور ہے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عبداللہؓ! روئے زمین کی تمام دولت راہِ خدا میں خرچ کرنے سے بھی وہ اجر و ثواب اور مرتبہ نہیں مل سکتا جو میرا اشارہ پا کر روانہ ہو چکے ہیں۔

(۶) بدعت کی تعریف

بدعت کی تعریف امام نوویؒ نے شرح مسلم ص ۲۸۵ پر اسی طرح فرمائی ہے کہ "البدعة كل شئي عمل على غير مثال سابق" "دین میں ہر وہ نیا کام جس کی مثال پہلے نہ ملتی ہو"

اور مختار الصحاح ص ۳۱۲ پر ہے کہ "البدعة الحدث في الدين بعد الإكمال" بدعت سے مراد، دین کے نبی اکرم پر مکمل ہو جانے کے بعد دین میں کسی بات کو (دین بنا کر) اضافہ کرنا"

اور الاعتصام از امام شاطبیؒ کے ص ۳۷ پر تفصیلاً مذکور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ: "بدعت ہر

 محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس چیز کو کہتے ہیں جو دین میں نئی ایجاد کی گئی ہو اور کتاب و سنت میں اس کی اصل نہ ہو۔"

محترم قارئین! عید میلاد النبیؐ ایک بدعت ہے جس کا وجود ۶۰۰ھ تک ناپید ہے اور ۶۰۴ھ کے بعد ایک مسرف، بے دین اور عیاش بادشاہ نے اس کو ایجاد کیا۔ اس بدعت نے یہ مقام حاصل کر لیا ہے کہ نام نہاد مسلمانوں اور علماءِ سوء نے اس کو تیسری عید تصور کر لیا ہے۔ اللہ کریم کتاب و سنت پر عمل کرنے کی ہمیں توفیق فرمائے اور بدعات و خرافات سے جملہ مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین!

آخر میں آج سے ساٹھ سال پہلے کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیں جو اخبار اہلحدیث امرتسر شمارہ ۲۹، جلد ۳۵ مؤرخہ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ بمطابق ۳۰ مئی ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا۔

الاستفتاء ...... کیا فرماتے ہیں علماءِ دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) ماہ محرم الحرام میں دسویں تاریخ کا اور ماہ ربیع الاول میں بارھویں تاریخ کی عظمت کا ثبوت کتاب و سنت، صحابہ، تابعین، ائمہ اور محدثین سے ہے یا نہیں؟

(۲) "ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ اور محرم الحرام کی دسویں تاریخ کو تمام دن کاروبار بند کرنا، اور اس کی عظمت سمجھنا اور اس دن محفل میلاد منعقد کرنا کیا وقعت رکھتا ہے؟

(۳) اس دن کی عظمت اور محفل میلاد کرنے کا ثبوت قرآن و حدیث صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور محدثین سے ہے یا نہیں؟

(۴) ماہ ربیع الاول میں شریعت مطہرہ سے محفل میلاد کا ثبوت ہے یا نہیں ...... **بيّنوا توجروا**

الجواب بعون الوهاب: "دنیا کا کاروبار بند کرنا مسلمانوں کے لئے اظہارِ غم کی غرض سے، عاشورہ کے روز بھی شرعاً قرآن و حدیث، اجماع، قیاس میں کسی ایک دلیل سے بھی ثابت نہیں۔ اس بندش پر بارھویں ربیع الاول کی بندش کو قیاس کرنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ خلفائے راشدین، ائمہ اربعہ اور سلف صالحین کے زمانہ میں اس بارھویں تاریخ میں دنیا کے کاروبار بند رکھنا کہیں ثابت نہیں اور اسی طرح محفل میلاد کا منعقد کرنا بھی اس مروّجہ طور پر ثابت نہیں۔ شرعاً کسی میت پر تین روز سے زائد صدمہ کا اظہار کرنا جائز نہیں ماسوا بیوہ عورت کے کہ اس کے لئے چار ماہ دس دن مقرر ہیں کہ ان ایام میں زینت و آرائش نہ کرے لیکن دنیا کے ضروری کام کے ترک کر دینے کا حکم شرعی اس کے لئے بھی نہیں تو آنحضرت علیہ السلام کے وصال کی بارھویں تاریخ کے روز اگر اس زمانے میں دنیاوی کاروبار اور بازار بند کرنا جائز ہوتا یا کر دیا جائے تو چند سال کے بعد عوام اس حکم کو شرعی اور ضروری ٹھہرانے کی وجہ سے گنہگار اور گمراہ ہوں گے اور ایسا کام جو ذریعہ معصیت ہو وہ بھی ناجائز اور گناہ ہوتا ہے"۔

أجابه و کتبه: حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ، دہلی (حنفی)
میاں محمد، دہلی (حنفی)
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی (حنفی)
الجواب صحیح محمد ابراہیم عفی عنہ، دہلی (حنفی)
ابو یحییٰ عبد اللطیف صدر بازار، دہلی (حنفی)
محمد جوناگڑھی دہلی (اہلحدیث)
عبد السلام مدرسہ میاں صاحب (اہلحدیث)
محمد شفیع عفی عنہ (اہلحدیث)

☆☆

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ